سنکے یہ بات غضبناک ہو وہ تخم حرام
اسمیں بھو بچا زن بیچارہ کا فرزند و غلام
زن کو مجروح کیا تیغ علم کر زن بیکس
کہا ان دونون نے ای آل محمد کے یتیم

باز اس فعل سے آمان خدا کو جلاد
سن کے یہ حرف برآشفتہ ہوا بدبنیاد
عاقبت اپنی نہ دے واسطے زر کے برباد
ماری شمشیر کہ ہو بچے وہ بچنات یتیم

راوی کہتا ہے کہ اب آگے کہون کیا ہیہات
قتل جب کرنے لگا انکے تئین وہ بدذات
لیگیا دونون یتیمون کو سوے آب فرات
بولے وہ اسکے تئین کر کے سلام و تسلیم

رحم کر ہم پہ تو اب بہر خدا اے بدخو
بیچ لے ہاتھ کسی شخص کے جا کر ہم کو
یون ہی گر دلین سے تو کاٹ ہمارے گیسو
مدعا قتل ہمارے سے اگر ہے زر و سیم

سن کے یہ کہنے لگا دونون سے وہ دشمن دین
غرض ان دونون یتیمون پہ ہوئی موت یقین
رحم گر جا ہو تو یکذرہ مرے دل مین نہین
چپ ہوئے ہو کے وہ راضی برضا و تسلیم

آخر کار جو بے رحم نے کھینچی تلوار
خوف اتنا کہ اب پہلے تو مجکو ہی مار
کہا ہر ایک نے اس سے یہی رو رو کر زار
دیکھ سکتا مین نہین بھائی کی گردن ہو دو نیم

آ کے کیا اسنے ستم کو مین کہون وا ویلا
جس کا تھا نام محمد اسے پہلے مارا
جسطرح دونون یتیمون کے تئین قتل کیا
پھر جدا تن سے کیا اُن نے سر ابراہیم

راوی کہتا ہے کہ جب کاٹ لیے اُنکے سر
سینے لگے چھاتی سے چھاتی کو ملا یکدیگر
دونین دریا مین دیا ڈال تنون کو لے کر
آخرالامر تہ آب وہ مظلوم یتیم

آج سودا ہمین تو خوب رلایا تو نے
کہہ کے یہ مرثیہ جیسا کہ پٹایا تو نے
دل سے ہر ایک کی شادی کو جلایا تو نے
حشر مین اسکی جزا دیوے تجھے رب کریم

مرثیہ دیگر

گردون ہے پر از خروش و فغان وا مصیبتا
آفاق بزم ماتیان وا مصیبتا
شیون درون کون و مکان وا مصیبتا
عالم تمام گریہ کنان وا مصیبتا

خلقت نے شکل جون مہ نو خاک سے ملی
ہر شہر کوچہ کوچہ و ہر دہ گلی گلی
دنیا کی جیب چاک ہے جون گل کی ہو کلی
واحسرتا جو یان ہے تو وان وا مصیبتا

کرنیکو سر پہ خاک اٹھاتے ہین یہ ملک
زیر زمین عجب نہین آجاے ٹوٹ کر فلک

روح الامین کے خون سے ہے آغشتہ ہر ایک
حوروں کے ہے یہ ورد زبان وا مصیبتا

افلاک ہیں درون برون سے بپر از ملال
ہے فرش تا بعرش کیا غم نے پائمال
موجب ہے اس عزا کے کرے گر کوئی سوال
مین کیا کرون کہون تو بیان وا مصیبتا

غم ہو گیا ہے جن و ملک سے دونکا قوت
مارا پڑا ہے رن مین اک ایسے کا آج پوت
شیون کے درمیان جو کچھ آجاے ہے سکوت
ہوتا ہے امر غیب کہ ہان وا مصیبتا

ناصفی کو چرخ نے اتنا دیا رواج
دستار سے شرف کی گرا خاک و خون مین تاج
اک بدترین خلق کے خنجر سے رنمین آج
سب سے سر ہے فخر ہر دو جہان وا مصیبتا

کیا لنو کر گیا حرکت چرخ بے ادب
ایمان کے گھر کی بیٹھ گئی سقف ہے غضب
ڈوبا پڑا ہے خون مین ارکان دین اب
شہتیر سا ہر ایک جوان وا مصیبتا

حیوان تمام ناطق و مطلق بکائنات
سیراب سب ہین بلکہ جمادات و ہم نبات
پانی بغیر ساقی کوثر کی ذریات
گذرے جہان سے تشنہ لبان وا مصیبتا

افسوس جاے آب تک ابن شہ نجف
دریا مین منہ کو کھولکے رہجاے جون صدف
خاطر سے بھی نہ ڈالدی پانی سے بھر کی کف
اہل حرم کو تشنہ دہان وا مصیبتا

تا عرش پہونچی شعلہ کی اگن سے سے زبان
استادہ تھے طناب کے بجلے ملایکان
تن خاک پر ہے صاحب خیمہ کا فرش وان
مذبوح وہ پڑا ہے جہان وا مصیبتا

لوٹی ہے اتنی دست ستم سے وہ بارگاہ
باہم دکھاتے پرچہ نکو بھرتے تھے روسیاہ
امت کے یہ عمل مین نہین غیر کا گناہ
سنتے ہوا ہے محمد یان وا مصیبتا

شاید محرران ازل کر اسے رقم
جاتے رہے ہون دفتر بخشش ہے یکقلم
ہو اہل دین سے یہ عمل زشت سے ستم
اے غافلان خواب گران وا مصیبتا

اس کام سے عجب نہین امت نے جو کیا
بیٹھے ہون سر بجیب نبی پیش انبیا
ایسے چراغ دین کو بجھا تار کر دیا
عالم بچشم عالمیان وا مصیبتا

حیران ہو نہین یہ قوم بد اعمال زشت خو
بھتے مین ہوگی کیونکہ محمد کے روبرو
جن نے کیا یزید کے اجراے کار کو
خون اسکی بوسہ گہ سے روان وا مصیبتا

محشر مین آہ فاطمہ جب یون قدم دھرے
سر ہاتھ مین ہو دوش پہ کپڑے لہو بھرے
اور گود مین جگر کے وہ ٹکڑے ہرے ہرے
تب کیا کرین یہ بے خبران وا مصیبتا

پوچھے جو سلطین کہ نبی کے وہ نور عین
ایمان کا پھر جو فہم ہو جیوے مشرقین
مارا ہے کس گناہ پہ تونے مرا حسین
اس حرف کا جواب کہان وامصیبتا

جس پردے کی ملک نہ ہوے محرمان راز
ان اشترون کی پشت پہ جنکے نہین حجاز
دیکھا نہ مہر و مہ نے ادھر چشم کر کے باز
بیٹھی ہین انکی پردگیان وامصیبتا

خورشید سوے ابر چلا دیکھ وہ گروہ
لرزہ تمام عرش باین شوکت و شکوہ
کی خاک سر پہ دشت نے دریا ہر ایک کوہ
آئی ندا ز دراز نہان وامصیبتا

مقتل کو اس گروہ نے جس دم کیا گذر
تب جبرئیل زار نے غم سے لگائے سر
آواز ہاے ہاے کی عرش سے ادھر
بولا کہ اے امام زمان وامصیبتا

جنت کی ہے فضا سے دل اسکا پست اداس
خنجر گلوے تشنہ پہ چلتے وہ کہ قیاس
صورت ہے تیرے حال کی حیران انکے پاس
کہتا ہے دیکھو آب روان وامصیبتا

صورت علی و فاطمہ کی کب ہو چین کی
بچھڑا گیا ہو گود سے جس والدین کی
گو مین کہون جگہ مجھے سمجھو حسین کی
خاطر ہو انکی کس سے نشان وامصیبتا

کس شکل ہاے جا کے مین سمجھاؤن اب انھین
لا کر کسی مقام مین سمجھاؤن سب انھین
سمجھائے سو کسی کے تسلی ہو کب انھین
بیٹھین کہین وہ غمزدگان وامصیبتا

الحق ہر جائے کیونکہ غم انکے خیال سے
جو کچھ کہ بچ رہے ہین جدال و قتال سے
فرزند جنکے رن مین پڑے ہون مین لال سے
سو یون اسیر رو سپہان وامصیبتا

غیر از غبار راہ نہین اور کچھ حجاب
نیزے پہ پیش پیش سر ابن ابو تراب
چادر نہین سرون پہ بجز چادر سحاب
با چشم نیم وا نگران وامصیبتا

کٹتی ہے اہل بیت کی یون صبح و شام راہ
روتے زمین پہ عابد محزون تمام راہ
منزل کی پوچھنا انھین ہر ایک گام راہ
مانند طفل اشک دوان وامصیبتا

گرد اسکے گھیرے جاتی ہے یون شاہ کی سپہ
ظالم ٹھہرے گر کہین تو اشارہ وہ روسیہ
کانٹا نکالنے کو قدم سے وہ بے گناہ
کرتے چلین بنوک سنان وامصیبتا

تا شام قتل گاہ سے اس شکل وہ پلید
آئے نہ بات سننے کی نہ طاقت شنید
لائے حرم کو آہ باین محنت شدید
جو کر چلے یہ مدعیان وامصیبتا

سودا خموش زیادہ نہ کر اب سخن کو فاش
اجزا دگر نہ ہون گے عناصر کے پاش پاش

ہوئے ہے بدسلوکی چرخ جفا تلاش
شاہا ہمیشہ اشک مری چشم نم مین رکھ
اس رو سیہ کو یان تئین اپنے تو غم مین رکھ

ختم آگے اہل بیت کے یان وا مصیبتا
اپنے عزا کی تا بقیامت الم مین رکھ
نکلے بدن سے کہتی یہ جان وا مصیبتا

مرثیہ دیگر

ہاے وہ ناتی تمھارا یا نبی
ظالمون نے کر بچارا یا نبی
فاطمہ کے من کا پیارا یا نبی
کیا کہون کس طرح مارا یا نبی

وان موا پیاسا ترا لخت جگر
گرچہ تھا اک تیر کے پرتاب پر
تھے جہان سیراب حیوان سر بسر
وان سے دریا کا کنارا یا نبی

گوسفندون کا جو کاٹین ہین گلا
ذبح کرتے وقت ایسے کو بھلا
انکو بھی دیتے ہین پانی اولا
نیر نہ میٹھا نہ کھارا یا نبی

شاخ سے کوئی اگر توڑے ہے پھول
اس تن نازک سے کہ تو کس اصول
دیکھنے والے کا دل ہووے ملول
ظالمون نے سر اتارا یا نبی

فاطمہ سے کہہ کہ ہووین دادخواہ
وہ گلو جو تھا ترا نت بوسہ گاہ
قتل یون شبیر ہووے بیگناہ
وان چلا خنجر دودھارا یا نبی

گر کہین مر جائے کوئی بیوطن
یون پڑا سو کھے تری پیاری کا تن
اسکو بھی ملتا ہے دس گز کا کفن
نے جنازہ نے گہوارا یا نبی

نے کوئی بھائی بچا نے ابن عم
ہو گئے سب طعمۂ تیغ ستم
لاش پر ہے لاش بیٹون کی بہم
گھر کا گھر اجڑا ہے سارا یا نبی

ایک جو جیتا بچا ہے عابدین
کوئی عترت کو نظر آتا نہین
اسکے بھی جینے پہ ہے کسکو یقین
اب تسلی دینے ہارا یا نبی

صبح سے منزل چلے وہ تا بشام
ٹھوکرون سے اڑ گئے ناخن تمام
تلوون مین کانٹے چبھے ہر ایک گام
دشت پر ہے زخم خارا یا نبی

گر تو اس بیکس کی کیا تقصیر ہے
کر چک اسکی جلد جو تدبیر ہے
اسکے پاؤن بیچ کیون زنجیر ہے
ہو یہ دکھ کب تک گوارا یا نبی